



## سوال

(151) اہل حدیث

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اہل حدیث کہلانے کے متعلق کچھ وضاحت کریں؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

صحیح اسلام پر وہ ہے اور شرع کا تابع وہ ہے اور قرآن و حدیث کا حقیقی تابع اور وہ ہے جو قرآن و حدیث پر عمل کرتا ہے۔ اور فرقہ بندی کی قرآن و حدیث میں منع وارد ہے۔

وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا (آل عمران: ۱۰۳)

”اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامو اور پھوٹ نہ ڈالو۔“

اور یہ جو حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی، دیوبندی، بریلوی وغیرہ فرقہ بنا رکھے ہیں یہ سراسر اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت ہے اللہ تعالیٰ نے اس طرح فرقہ بندی بنانے کی اجازت نہیں دی ہے یہ لوگوں کی لہجہ ہے اور یہ بدعت سینہ انہی کی پیداوار ہے جس کو ہرگز پسند کی نگاہ سے نہیں دیکھا جاسکتا۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں مسلمان کیا ہے اور گمراہ فرقوں سے امتیاز کرنے کے لیے اگر کوئی پوچھے تو یہ کہنا کافی ہے کہ ہم اہل حدیث مسلک کے ہیں۔ یعنی قرآن و حدیث پر عمل کرنے والے ہیں۔

قرآن کریم میں حدیث کا لفظ قرآن کے لیے بھی استعمال ہوا ہے :

فَإِتَىٰ حَدِيثٌ بَعْدَهُ يُؤْمِنُونَ (الاعراف: ۱۸۵)

”پھر اب یہ اس کے بعد کس بات پر ایمان لائیں گے۔“

فَلْيَأْتُوا بِحَدِيثٍ مِّثْلِهِ إِنْ كَانُوا صَادِقِينَ (الطور: ۳۴)

”لہذا اگر یہ سچے ہیں تو اس جیسی ایک بات یہ بھی تو لے آئیں؟“



اسی طرح رسول اللہ ﷺ کے کلام کو بھی قرآن نے حدیث کہا ہے :

وَإِذَا نَزَّ لَقِينِي إِلَى بَعْضِ أَرْوَاحِهِ حَدِيثًا (التحریم: ۳)

”اور یاد کر جب نبی (ﷺ) نے اپنی بعض بیویوں سے ایک پوشیدہ بات کہی۔“

حدیث شریف میں بھی حدیث کا لفظ قرآن و حدیث رسول اللہ ﷺ کے لیے استعمال ہوا ہے لہذا الجہدیت کا مطلب ہوا قرآن و حدیث پر عمل کرنے والے۔

یاد رہے کہ یہ لفظ صرف امتیاز کے لیے ہے نہ کہ فرقہ بندی کے لیے۔ اصل میں ہمارا نام صرف مسلم و مسلموں سے باقی ایک غیر مسلم کو کس طرح پتہ پڑے کہ کون حق پر ہے تو اس کے لیے آسان راستہ یہ ہے کہ آج قرآن اور احادیث صحیحہ کے تراجم، سندھی، اردو اور انگریزی زبانوں میں ہونچکے ہیں۔ ایک غیر مسلم منصف مزاج تعصب ترک کر کے خالی الذہن محض حق کی تلاش اور صحیح راستہ معلوم کرنے کے خاطر ان قرآن و حدیث کے تراجم کا مطالعہ کرے اس کو خود معلوم ہو سکتا ہے کہ حق کس طرح آیا حنفی طرف، یا مالکی، شافعی یا حنبلی کی طرف یا بریلوی یا دیوبندی کی طرف یا کسی اور فرقہ کی طرف اسی طرح غیر جانبدار ہو وہ دین کے ان سرچشموں کا مطالعہ کرے گا تو ان شاء اللہ اس کو حق معلوم ہو جائے گا اور قرآن میں وعدہ کیا گیا ہے کہ جو اللہ کے راستہ کو حاصل کرنے کی کوشش کرے گا اللہ تعالیٰ ضرور اس کو دنیا کا راستہ دکھائے گا۔

وَ تَزِينُ بَعْضُهُمْ فِي تِلْكَ نَجْمَاتِنَا وَإِنَّ لِلَّهِ لَمَنْ يَفْهَمُ (العنکبوت: ۶۹)

”اور جو لوگ ہماری راہ میں سختیاں برداشت کرتے ہیں ہم انہیں اپنی راہیں ضرور دکھاتے ہیں یقیناً اللہ تعالیٰ نیکو کاروں کا ساتھی ہے۔“

بہر حال حق کے متلاشی کو کسی فرقہ کی طرف دیکھنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے بلکہ وہ براہ راست قرآن و حدیث کا مطالعہ کرے اور ان تمام فرقوں کا قرآن و حدیث سے موازنہ کرے۔

حدا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

**فتاویٰ راشدیہ**

**صفحہ نمبر 546**

**محدث فتویٰ**